48 **پروگرام نمبر**

good Script!
July 19, 1985

دُنیا میں اِس وقت نہ جانے کتنے ہی بادشاہ حکومت کے تخت پر تشریف فرما ہیں۔ جو حکومت کے نظام کو چلانے کیلئے دن رات محنت و لگن سے کام کر رہے ہیں۔ ہر ایک اپنے عوام کی بہتری اور بھلائی کیلئے مختلف کارنامے سرانجام دے رہا ہے تاکہ عوام کی نظروں میں اُسکو عروج حاصل ہو۔

عوام بھی بادشاہی نظام کے عادی ہوگئے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کوئی ایسا سربراہ ملے جو ہر لحاظ سے اُن کے آگے آگے چلے اور اُن کے معیار کے مطابق ہو۔

آئیے! زمانۂ قدیم میں جھانک کر دیکھیں کہ "بادشاہ" کا تصور کیسے لوگوں کے ذہین میں آیا۔؟ کیوں لوگوں نے محسوس کیا کہ اُن کیلئے "بادشاہ" ہونا چاہیئے؟ کیوں انہوں نے الٰہی بادشاہت کو رد کر کے دُنیاوی بادشاہت کے ماتحت چلنے کو زیادہ بہتر سمجھا۔؟ کیوں وہ لازوال اور لامحدود بادشاہ کے غیر فانی دربار سے نکل کر کمزور، محدود اور فانی بادشاہ کی جھولی میں جا گرے؟

بنی اسرائیل اُس وقت سے لے کر جب کوہِ سینا پر قوم کی تنظیم ہوئی۔ درحقیقت ایک بادشاہت تھی۔ وہ ایک الٰہی حکومت تھی یعنی وہ حکومت جس میں مذہبی پیشوا نائب الٰہی کی حیثیت سے حکومت کرتے تھے۔ بائبل مقدس میں پہلا سموئیل 10 باب اور اُسکی 19 آئیت میں لکھا ہے۔ " تم نے آج اپنے خدا کو جو تُم کو تمہاری سب مصیبتوں اور تکلیفوں سے رہائی بخشتا ہے حقیر جانا اور اُس سے کہا ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کر"

خدا اُن کا اصلی بادشاہ ہونے کے باوجود شروع میں موسیٰ اور بعد میں کسی حد تک قاضیوں کے زمانے کے سردار کاہن قوم کے واسطے خدا کے نائب کی حیثیت سے کام کرتے تھے۔ پھر بھی یوں لگتا ہے کہ شروع ہی سے ایک دُنیاوی بادشاہ خدا کے ارادے میں شامل تھا۔ کیونکہ ابرہام کی نسل سے بھی بادشاہ پیدا ہونے والے تھے۔

بائبل مقدس میں پیدائش 17 باب اور اُسکی 16 آئیت میں لکھا ہے۔ " اور میں اُسے برکت دوں گا کہ قومیں اُسکی نسل سے ہوں گی اور عالم کے بادشاہ اُس سے پیدا ہوں گے"

اِس کے علاوہ بادشاہوں کیلئے موسیٰ نے بھی شریعت جاری کی۔ جسکا ذکر بائبل مقدس میں اِستثنا 17 باب اُسکی 14 سے 20 آئیت میں ہے۔ لکھا ہے " جب تو اُس ملک میں جسے خداوند تیرا خدا تجھکو دیتا ہے پہنچ جائے اور اُس پر قبضہ کر کے وہاں رہنے اور بسنے لگے کہ اُن قوموں کی طرح جو میرے گرداگرد ہیں میں بھی کسی کو اپنا بادشاہ بناؤں

تو تُو ہر حال فقط اُسی کو اپنا بادشاہ بنانا جسکو خداوند تیرا خدا چُن لے - تُو اپنے بھائیوں میں سے ہی کسی کو اپنا بادشاہ بنانا اور پردیسی کو جو تیرا بھائی نہیں اپنے اُوپر حاکم نہ کر لینا - اتنا ضرور ہے کہ وہ اپنے لیئے بہت گھوڑے نہ بڑھائے اور نہ لوگوں کو مصر میں بھیجے تاکہ اُس کے پاس بہت سے گھوڑے ہو جائیں ۔ اِس لیئے کہ خداوند نے تُم سے کہا ہے کہ تُم اُس راہ سے پھر کبھی اُدھر نہ لوٹنا اور وہ بہت سی بیویاں بھی نہ رکھے تا نہ ہو کہ اُس کا دل پھر جائے اور نہ وہ اپنے لیئے سونا چاندی ذخیرہ کرے - اور جب وہ تختِ سلطنت پر جلوس کرے تو اُس شریعت کی جو لاوی کاہنوں کے پاس رہیگی ایک نقل اپنے لیئے ایک کتاب میں اُتارے اور وہ اُسے اپنے پاس رکھے - اور اپنی ساری عُمر اُسکو پڑھا کرے تاکہ وہ خداوند اپنے خدا کا خوف ماننا اور اُس شریعت اور آئین کی سب باتوں پر عمل کرنا سیکھے - جس سے اُس کے دل میں غرور نہ ہو کہ وہ اپنے بھائیوں کو حقیر جانے اور اِن احکام سے نہ تو دہنے نہ بائیں مُڑے تاکہ اسرائیلیوں کے درمیان اُسکی اور اُسکی اولاد کی سلطنت مدت تک رہے ۔"

علاوہ ازیں اِس دُنیاوی بادشاہ کا دستور سب سے زیادہ شاندار مثال ثابت ہوا ابرہام کی موعودہ
Replace نسل کیلیئے جس کا مقصد تھا کہ سب قوموں کیلیئے برکت کا باعث بنے - چنانچہ بعد
کی نبوت سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح داؤد کی نسل سے پیدا ہوگا اور وہ داؤد کے تخت پر بیٹھے گا - بائبل مقدس میں لوقا پہلا باب اُسکی 32 آیت میں لکھا ہے - " وہ بزرگ ہوگا اور خدا تعالٰے کا بیٹا کہلائے گا اور خداوند خدا اُس کے باپ داؤد کا تخت اُسے دے گا ۔"

سیموئیل نبی کی زندگی کے آخری ایام میں لوگوں نے اُس سے ایک بادشاہ مقرر کرنے کی درخواست کی - جسکی دلیلانہ طور پر دو وجوہات پیش کی گئیں - پہلی یہ کہ سیموئیل کے بیٹے اِس لائق نہ تھے کہ اُس کے بعد قاضی کے عہدے پر فائز ہوں - اور دوسری وجہ یہ کہ وہ خواہشمند تھے کہ جیسے آس پاس کی اقوام کے بادشاہ ہیں اُن کے پاس بھی ہوں - جو جنگ میں اُن کی راہنمائی کر سکیں - بے شک دیگر وجوہات یہ تھیں کہ قاضیوں کے زمانے میں بدنظمی بڑھتی جا رہی تھی اور آس پاس کی اقوام زیادہ جنگجو بنتی جا رہی تھیں - بائبل مقدس میں پہلا سیموئیل 8 باب اور اُسکی 20 آیت میں لکھا ہے " ہم بھی اور سب قوموں کی مانند ہوں اور ہمارا بادشاہ ہماری عدالت کرے

اور ہمارے آگے آگے چلے اور ہماری طرف سے لڑائی کرے۔" بنی اسرائیل کی اِس درخواست
سے سیموئیل کے دِل پر چوٹ لگی۔ ایک طرف سے وہ صریحاً اُس کے ناشکرگزار تھے
لیکن سب سے زیادہ اِس واسطے کہ صاف ظاہر ہوا کہ وہ خدا کے بے وفا تھے جو اُن کا
حقیقی فرمانروا تھا۔ اُن کا گناہ اُن کے عمل کی بجائے اُن کے ارادے میں تھا۔ لیکن خدا نے
سیموئیل کو حکم دیا کہ اُن کی باتیں مانے۔ سیموئیل نے خدا کیلئے عالیشان وفاداری ظاہر کر کے
وہ قدم اُٹھایا جس سے اُس نے کنارہ کشی اختیار کر لی اور بادشاہت کا آغاز ہوا۔

یوں بنی اسرائیل نے الٰہی بادشاہت کو رد کر کے اپنے آپکو دُنیاوی بادشاہت
کے ماتحت کر دیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے ساتھ جس قدر مہربانیاں
لیکن اُن کا بھی فرض تھا کہ سوائے اللہ کے کسی اور کی ماتحتی قبول نہ کرتے۔ اور
نہ ہی دُنیاوی بادشاہ کا تصور ذہن میں لاتے بلکہ ہر دم تعریف و تمجید اور ثنا
گاتے کہ اے اللہ! تو ہی ہے تخت نشین آسمان پر۔ اِس جہاں
میں تیرے سوا کوئی بادشاہ نہیں۔ کِس کو ہے قیام تیرے سوا
زمانے میں۔ ہے یہی میرے دل کی تمنا کہ تیرے حضور میں تھوڑی سی جا ملے۔
کیونکہ تیری ذات ہی وہ ذاتِ مبارک ہے جس سے بقا باقی ہے۔
اے اللہ! تو ہی ہے تخت نشین آسمان پر۔

گیت ہے تو ہی ہے تخت نشین
S-NO 240 DUR 0.31 / 4:30

ابھی آپ نے اِس پروگرام میں سُنا کہ کِس طرح بنی اسرائیل نے الٰہی بادشاہت کو ردکر کے دُنیاوی بادشاہت کو ترجیح دی۔ اور کس طرح انہوں نے خدا سے بے وفائی کرتے ہوئے سیموئیل نبی کو مجبور کر دیا کہ وہ الٰہی احکامات کے مُطابق اُن کیلئے ساؤل کو بادشاہ کی حیثیت سے مسح کرے۔ ہمارا اگلا پروگرام اِسی بارے میں ہے کہ کس طرح خدا کے کہنے پر سیموئیل نے ساؤل کو بادشاہ بننے کیلئے مسح کر کے عروج کے تخت پر بٹھایا۔ ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ خود یہ پروگرام سُنیں گے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ شامل ہوں جب ہم دوبارہ کلامِ الٰہی میں انسانی عروج وزوال پیش کریں گے۔

بہنو اور بھائیو! اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے اور کلامِ الٰہی کے گہرے مُطالعے کیلئے اگر آپ ہمارے نشر کردہ اِس پروگرام کا مسوّدہ حاصل کرنا چاہیں تو ہمیں لکھ کر مسودہ نمبر 48 طلب کریں۔

پروگرام کے پتے کا اعلان ہم اِس پروگرام کے آخر میں کریں گے۔

یہ مسوّدہ آپکو تقریباً چھ ہفتے میں مل جائے گا۔

اب اجازت دیجیئے

خدا حافظ